بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چیئرمین سینیٹ، صادق سنجرانی صاحب،

اسپیکر قومی اسمبلی، اسد قیصر صاحب،

وزیرِاعظم پاکستان، عمران خان صاحب،

معزز اراکین پارلیمان،

مہمانانِ گرامی،

خواتین وحضرات،

السلام علیکم!

میں تیسرے پارلیمانی سال کی تکمیل اور چوتھے سال کے آغاز پر تمام معزز اراکین پارلیمان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ پاکستان میں جمہوری اقدار اور ایک دوسرے کی برداشت کی روایات فروغ پائیں۔

خواتین وحضرات!

میری آج کی یہ گفتگو **پاکستان کے حال اور مستقبل** کے حوالے سے ہے کیونکہ میرا ملک ایک نئی اور مثبت سمت کی جانب گامزن ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں ہمارے ملک اور قوم میں بہت سی مثبت تبدیلیاں آئی ہیں اور میری آج کی یہ تقریر اِن تبدیلیوں اور کامیابیوں کا احاطہ کرنے کی کوشش ہو گی ۔ میں ، انشاء اللہ ، اس بات کا بھی ذکر کروں گا کہ ہم پچھلی دہائیوں میں تربیت کے کن مراحل سے گزرے اور اس کے نتیجے میں ہم نے کون کون سی طاقتیں اور صلاحیتیں اپنے اندر پیدا کیں جن کی بدولت ہم انشاء اللہ **ایک چمکتے دمکتے اور ابھرتے ہوئے پاکستان کی منزل** کو پالیں گے۔

معزز حاضرین!

سب سے پہلے معیشت پر گفتگو ہو جائے۔ آپ جانتے ہیں کہ **کورونا** کے منفی اثرات کے سبب دنیا کی تمام معیشتیں سکڑنے لگیں ۔ مگر، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حکومت کی اچھی پالیسیوں کی بدولت پاکستان کی معاشی کارکردگی دیگر ممالک کے مقابلے میں بہت بہتر رہی اور پاکستانی معیشت کی **شرحِ نمو 3.94** ٪ رہی ۔ میں زیادہ تفصیل میں جانے سے گریز کروں گا کیونکہ پچھلے دنوں بجٹ سیشن کے دوران حکومت نے اور خاص

طور پر وزیر اعظم عمران خان نے معاشی کامیابیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی ، مگر میں چیدہ چیدہ کامیابیوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

- مالی سال 21-2020 کے دوران پاکستان کی بر آمدات گزشتہ سال 23.7 ارب سے بڑھ کر 25.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔
- ترسیلات زر 29.4 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئے جو کہ پچھلے سال کی نسبت تقریباً 6 ارب ڈالر زیادہ ہیں اور اس سال کے شروع کے 2 مہینوں میں مزید 10٪ کا اضافہ ہوا ہے۔
- پاکستان اسٹاک ایکسچینج نے ماضی کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے اور **ایشیاء کی بہترین اور دنیا کی چوتھی بہترین کارکردگی** کا اعزاز حاصل کیا۔ اور مئی 2021ء میں ایک سیشن میں **ریکارڈ توڑ 2.21 ارب حصص کی خرید و فروخت** ہوئی۔
- **حکومتی اقدامات کی بدولت** دو سال قبل عالمی بینک کی ease of doing business index میں پاکستان کی **پوزیشن میں 28 درجے کی** بہتری آئی تھی۔
- اور اب آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ **Overseas Investors Chamber of Commerce and Industry** کے حالیہ سروے کے مطابق سمندر پار سرمایہ کاروں کا پاکستانی معیشت اور حکومت کی معاشی پالیسیوں پر اعتماد یعنی **business confidence index** میں تقریباً 60 ٪ کا اضافہ ہوا۔

- ایف بی آر نے سال 2021ء میں **ٹیکس وصولیوں کی مد میں 4732 ارب روپے** اکھٹے کیے جو کہ پچھلے سال کی نسبت **تقریباً 18 %** زیادہ ہیں۔ اسی طرح موجودہ مالی سال کے پہلے دو مہینوں میں ہدف سے 160 ارب روپے زائد کی وصولیاں ہوئیں ہیں۔ عوام کا اتنی بڑی تعداد میں ٹیکس جمع کرانا اور ترسیلاتِ زر بھیجنا حکومتی پالیسیوں پر مکمل اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔
- میں مبارکباد دیتا ہوں حکومت کو کہ FATF کے میدان میں بڑی تندہی سے کام کر کے سارے اعتراضات کے حل کیلئے قوانین اور procedure بنا لیے گئے اور لاگو بھی کر دیے گئے ہیں۔
- عوام اور بالخصوص کمزور طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کو حکومت نے ایک بڑا construction package دیا ، مکان اور چھت کی فراہمی کیلئے **"نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام"** کا آغاز کیا ۔ اس کیلئے حکومت نے **تعمیراتی شعبے کو 36 ارب روپے** کی سبسڈی دینے کے علاوہ مختلف ٹیکسوں کی مد میں چھوٹ بھی دی۔ بینکوں کی مدد سے عوام کو اپنے مکان کی تعمیر کیلئے آسان شرائط پر قرض کی فراہمی کیلئے بھی اقدامات اٹھائے ہیں ۔ نتیجتاً پاکستان کے **بینکنگ سیکٹر کا housing and construction finance portfolio 260 ارب روپے** کی حد عبور کر چکا ہے۔ حکومت کے اعلان کردہ تعمیراتی پیکج میں

اب **تک 447 ارب مالیت کے 1252 منصوبوں کی رجسٹریشن** ہوئی ہے۔ حکومت کے ان اقدامات کی بدولت نہ صرف معاشی سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے بلکہ 70 کے قریب downstream industries جیسا کہ اسٹیل ، سیمنٹ، پینٹ اور الیکٹرانکس انڈسٹری میں لوگوں کو روزگار کے مواقع بھی میسر آئے ہیں۔ تعمیراتی شعبے میں تاریخی ترقی کا سہرا وزیرِاعظم کے سر جاتا ہے کہ جنہوں نے عوام کے احساس پر مبنی پالیسی اپنائی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں معاشی کامیابی سے بھی نوازا۔

- **زراعت** کے شعبے میں **2.77%** کی ترقی ہوئی اور اس میں مزید محنت کی ضرورت ہے۔
- حکومت کی IT شعبے پر خصوصی توجہ کی وجہ سے **IT برآمدات 2.12 ارب ڈالر** تک پہنچ چکی ہیں۔ گزشتہ سال کی نسبت ان برآمدات **میں 47%** کا اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان میں نوجوانوں کو تربیت اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کیلئے بھی عملی اقدامات کیے جارہے ہیں ان میں وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تحت نوجوانوں کی **آن لائن** تربیت کا پروگرام **"ڈیجی اسکلز"** قابلِ ذکر ہے۔ یہ امر لائق تحسین ہے کہ اب تک **17 لاکھ نوجوانوں** کو اس پلیٹ فارم کے ذریعے تربیت دی جاچکی ہے ۔ جس میں

اکثریت 18 سال سے 29 سال کی عمر کے نوجوانوں کی ہے ۔پاکستان کے فری لانسرز اب تک **20 کروڑ ڈالر** سے زائد زرمبادلہ کما چکے ہیں۔

حکومت کو اس بات کا ادراک ہے کہ دنیا اس وقت چوتھے صنعتی انقلاب سے گزر رہی ہے اور یہ انقلاب صرف مادی ترقی کا انقلاب نہیں بلکہ ایک فکری اور ذہنی انقلاب ہے۔ ماضی میں اقوام نے کارخانوں اور انڈسٹری کی مدد سے ترقی کی۔ یہ ترقی جسے ہم اینٹ اور گارے کی ترقی بھی کہتے ہیں ، ضروری ہے مگر یہ وقت لیتی ہے۔ اس کے مقابلے میں جدید ٹیکنالوجیز، جیسا کہ

Artificial Intelligence, Cloud Computing, Software Development, Internet of Things, Networking, Data Analysis

اور دیگر ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کی مدد سے تیز رفتار ترقی ممکن ہے۔ میں **سائبر سیکورٹی** پر بھی توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ذہانت کے اعتبار سے پاکستانی قوم اور پاکستانی نوجوان دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں ۔اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں ذہانت مساوات سے بانٹی ہے۔ مجھے اپنے سائنسدانوں اور آئی ٹی ماہرین پر مکمل اعتماد ہے کہ وہ اپنی ذہنی استعداد کو بروئے کار لا کر عصرِ حاضر کے **سائبر ڈیفنس اور سیکورٹی چیلنجز** پر احسن طریقے سے قابو پا لیں گے۔

خواتین وحضرات!

یہ تو تھے چند معیشت کے اِشاریے ، مگر اسی طرح، حکومت کا **انسانی وسائل** کی ترقی کو اولین ترجیح دینا اور انسانی ہمدردی پر مبنی پالیسیوں کو اپنانا **دوسری بڑی تبدیلی اور کامیابی** ہے۔ بد قسمتی سے ماضی میں **human development** کے شعبوں کو نظر انداز کیا جاتا رہا اور ہم نے اپنی توجہ صرف **brick and mortar development** پر ہی مرکوز رکھی ۔**کرپشن کے ناسور** اور ماضی کی غلط ترجیحات کی وجہ سے ہم نہ صرف ترقی سے محروم رہے بلکہ انسانی و سماجی ترقی کے تمام اِشاریوں یعنی کہ **Human Development Indicators** میں بھی دنیا سے بہت پیچھے رہ گئے ۔ ٹیلنٹ کی قدر نہ ہونے اور میرٹ کو فوقیت نہ دینے کی وجہ سے پاکستان کو governance کا نقصان ہوا اور برین ڈرین کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ قومی سلامتی کا تصور اب صرف سرحدوں اور فوجی معاملات تک محدود نہیں رہا **بلکہ ماحول ، خوراک ، تعلیم ، چھت اور صحت** کے شعبے انسانی سلامتی کے جامع تصور کے تحت مرکزی حیثیت رکھتے ہیں ۔ہمیں اس بات کا مکمل ادراک ہے کہ ایک نئے اور عظیم الشان پاکستان کا قیام ایک تعلیم یافتہ ، صحت مند اور

ذمہ دار قوم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ہنر مند اور ذہین افراد اقوام کی ترقی کیلئے سب سے بڑا pillar ہیں۔

جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا:-

؎ افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

خواتین و حضرات!

لہٰذا، حکومت انسانی ہمدردی کی بنیاد پر معاشرے کے کمزور اور نادار افراد کی فلاح و بہبود کیلئے **احساس پروگرام جیسے** poverty alleviation اور سماجی تحفظ کے مثالی منصوبوں کا قیام عمل میں لائی۔ **ذہنی و جسمانی کمزوری کے خاتمے کیلئے احساس نشوونما پھر ،وسیلہ تعلیم ،احساس کفالت ،احساس اسکالرشپ ،احساس ایمرجنسی کیش ،احساس آمدن ،احساس لنگر خانے اور احساس کوئی بھوکا نہ سوئے** اور پناہگاہوں جیسے نئے پروگراموں کی مدد سے مستحق اور غریب افراد کے معاشی اور سماجی تحفظ پر کام کر رہی ہے۔ معاشرے کے کمزور ترین طبقات کے درد کو محسوس کرتے ہوئے حکومت نے اس سال **تقریباً 208 ارب روپے** مختص کیے ہیں ۔ **ایک کروڑ بیس لاکھ خاندانوں** کو کیش امداد دی جائے گی جس

سے ملک کی **30%** آبادی مستفید ہو سکے گی۔ ان تمام منصوبوں میں نہ صرف خواتین بلکہ خصوصی افراد کی ضروریات کو بھی مد نظر رکھا گیا اور ان کیلئے احسن اقدامات کیے گئے ۔ **"احساس کفالت پروگرام"** کے تحت اس مالی سال میں **70 لاکھ خواتین کو ماہانہ 2000 روپے** دیے جائیں گے اور 20 لاکھ خصوصی افراد کو ماہانہ 2 ہزار روپے دینے کی منظوری بھی دے دی ہے ۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے خواتین اور خصوصی افراد کی مالی شمولیت یقینی بنانے کیلئے خصوصی قرض کی اسکیم متعارف کرائی گئی۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرض کی اسکیمیں تو موجود ہیں مگر مناسب آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے قرض لینے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔

ایک اور بہترین کام **"کامیاب جوان پروگرام"** ہے ، جس کے لیے اس سال **تقریباً 100 ارب روپے** کی رقم رکھی گئی ہے اس لیے کہ ملک کے نوجوانوں کو آسان شرائط پر اپنا کاروبار شروع کرنے کیلئے قرض دیے جائیں۔ اب تک **15 ارب روپے** سے زائد کی رقم سے **تقریباً 14 ہزار** کاروبار شروع کیے جا چکے ہیں۔

حکومت نے نوجوانوں کی capacity building میں اضافے اور انہیں باہنر بنانے کیلئے **"ہنر مند پاکستان پروگرام" کیلئے 10 ارب روپے** کی رقم رکھی ہے اور اب ملک

بھر کے **720اداروں میں ایک لاکھ ستر ہزار نوجوانوں** کو ہنر مند بنا کر نوکریوں کے قابل بنایا جا رہا ہے۔

معزز حاضرین!

اسی طرح حکومت عوام کے صحت کے مفت علاج کیلئے بھی سرگرم عمل ہے ۔ **"صحت سہولت پروگرام"** اور صحت کارڈ کے تحت پاکستان **Universal Health Coverage** کی منزل کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اب تک **ایک کروڑ اسی لاکھ خاندان** جو کہ **تقریباً 8 کروڑ دس لاکھ** افراد بنتے ہیں ، اس پروگرام سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ کا تعلق خیبر پختونخواہ سے ہو یا پنجاب سے یا بلوچستان سے ، اسلام آباد سے ہو یا آزاد جموں و کشمیر سے ، سابقہ فاٹا اضلاع سے ہو یا گلگت بلتستان سے ، آپ جسمانی معذوری کا شکار ہیں یا آپ کا تعلق کسی بھی اقلیت سے ہے ، ریاست آپ کی صحت کیلئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے ۔ انشاء اللہ، بہت جلد پوری آبادی کو صحت سہولت پروگرام میں شامل کر لیا جائے گا ۔ مزید بر آں ، حکومت ملک میں **ٹیلی میڈیسن** کے فروغ کیلئے بھی اقدامات کر رہی ہے اور میں صوبوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ **وہ ٹیلی میڈیسن کے تصور** کو اپنانے پر توجہ دیں جس سے غریب آدمی یا عورت فون پر بات کر کے مشورہ تو لے سکے۔ اس سے سستے علاج کی فراہمی اور ہسپتالوں پر بوجھ کم کرنے میں مدد ملے گی۔

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان میں بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے وسائل پر بوجھ بڑھ رہاہے اور ہمیں تعلیم، صحت، خوراک، ٹرانسپورٹ، پانی نکاسی آب اور توانائی جیسی ضروریاتِ زندگی عوام تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ہمیں بچوں کی پیدائش میں وقفہ لانے ،کنبہ چھوٹا کرنے اور قرآنی تعلیمات کے مطابق ماں کا بچے کو اپنا دودھ پلانے کی روایت عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچوں کی بہتر پرورش ہو سکے ، ماں اور بچے کی صحت پر مثبت اثر پڑے اور بچہ غذائی قلت اور ذہنی و جسمانی کمزوری یا stunting کا شکار نہ ہو۔ اس سلسلے میں میڈیا ، علمائے کرام اور معاشرے کے دیگر طبقات کے علاوہ حکومت سے بھی درخواست ہے کہ فنڈنگ میں اضافہ کریں۔

تعلیم کا شعبہ بڑی اہمیت کا حامل ہے اور حکومت نے پاکستان میں **"یکساں تعلیمی نصاب"** کے نفاذ کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اس بہترین کام کا مقصد ملک بھر کے بچوں کو **مساوی معیارِ تعلیم کو یقینی بنانا ہے اور ایک متحد قوم کی تشکیل** کرنی ہے۔ **"احساس اسکالر شپ پروگرام"** کے تحت **تقریباً50 ہزار** طلباء کیلئے اسکالرشپ کا آغاز کیا گیا اور گزشتہ دو سال میں **ایک لاکھ 42 ہزار** طلباء کو احساس اسکالرشپ دی گئی ۔ حال ہی میں Higher Education Commission کی جانب سے خصوصی افراد کیلئے اپنی پالیسی میں خصوصی طلباء کو ملک بھر کے جامعات میں ٹیوشن فیس اور ہوسٹل فیس کی مد میں **مکمل چھوٹ** دینے کا اعلان کیا گیا ہے ۔

اتنے بڑے پیمانے پر لوگوں کو تعلیم کی فراہمی اور انہیں ہنر مند بنانے کا مقصد پاکستان کو سماجی و معاشی ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔ ایک اَن پڑھ انسان تو صرف جسمانی مزدوری ہی کر سکتا ہے مگر تعلیم یافتہ نوجوان مختلف اور جدید شعبہ جات میں کام کر کے اپنی اور اپنے ملک کی آمدن میں اضافہ کر سکتا ہے۔

خصوصی افراد اور خواتین کے حقوق کے تحفظ پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے اور ان کے حقوق کے تحفظ کیلئے قوانین بنائے گے ہیں۔ان میں

Disability Act, 2020

Zainab Alert Act, 2020

Anti-Rape Ordinance, 2020

جیسے قوانین شامل ہیں۔

حالیہ دنوں میں خواتین کے خلاف جنسی تشدد کے واقعات سامنے آئے ، بحیثیت ریاست ایسے واقعات کی روک تھام کیلئے اقدامات کرنا ہمارا قومی فرض ہے۔ حکومت نے جنسی زیادتی کے کیسز سے نمٹنے کیلئے قانون سازی کے ساتھ ساتھ انتظامی سطح پر بھی خواتین کے تحفظ کیلئے کام کیے ہیں۔ ان اقدامات کے علاوہ ، معاشرے کے تمام طبقات پر

یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خواتین کا احترام کریں اور پبلک مقامات پر خواتین کا تحفظ یقینی بنائیں تا کہ وہ قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے کچھ حصوں میں ابھی تک خواتین کو ان کے وراثتی حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کیلئے حکومت نے **خواتین کے ملکیتی حقوق کے نفاذ کا ایکٹ، 2020ء** پاس کیا۔ خواتین کو ان کے وراثتی حقوق دینے کیلئے معاشرتی رویوں کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں میں علمائے کرام اور میڈیا سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ قرآن اور سنت کی روشنی میں لوگوں میں خواتین کے وراثتی حقوق سے متعلق آگاہی پیدا کریں۔

معزز اراکین پارلیمنٹ!

آپ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ پاکستان کو global warming ، کی وجہ سے سیلاب و دیگر قدرتی آفات اور پانی کی کمی جیسے خطرات لاحق ہیں ۔ ان خطرات سے نمٹنے کیلئے عمران خان صاحب نے **بروقت** اور **دوراندیش** فیصلے کیے ۔ اس کا آغاز خیبر پختونخواہ میں **"بلین ٹری سونامی"** سے کیا گیا تھا۔ یہ منصوبہ ووٹ حاصل کرنے کیلئے نہیں شروع کیا گیا بلکہ اس کا تعلق پاکستان کے مستقبل سے تھا اور آنے والی نسلوں سے تھا۔ اب حکومت Ten Billion Tree Tsunami اور

Green Pakistan & Clean جیسے پروگرام پر کام کر رہی ہے جس کی افادیت کو عالمی سطح پر بہت سراہا گیا۔

خواتین وحضرات!

پاکستان میں جمہوریت کے فروغ اور انتخابات میں شفافیت یقینی بنانے کیلئے انتخابی اصلاحات وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں EVM ایک اہم آلہ ہے جس سے نہ صرف انتخابات میں شفافیت آئے گی اور نتائج کی بروقت ترسیل ممکن ہو سکے گی بلکہ ووٹر کی رازداری کا بھی خیال رکھا جاسکے گا۔ اس سسٹم کو **"ہیک"** نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ نظام انٹرنیٹ سے منسلک نہیں ہے۔ اس میں کاغذ والا ballot paper بھی ہے اور ووٹوں کی گنتی کیلئے عام counter ہے جو کہ تقریباً 60 سال سے calculator کی صورت میں ہمارے ہاتھوں میں رہا۔ اس عمل کو سیاسی فٹ بال نہ سمجھا جائے اور کھلے دل سے اس کی نوک پلک دیکھی جائے اور ٹھیک کی جائے۔

حکومت سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دینے اور انہیں سیاسی عمل میں شریک کرنے کیلئے آئی ووٹنگ متعارف کرانے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتیں اس سلسلے میں مکمل تعاون کریں گی تاکہ سمندر پار پاکستانی ، جو ہمارا اثاثہ ہیں اور پاکستان کو خطیر زرِ مبادلہ بھیجتے ہیں ، اپنے سیاسی حقوق سے محروم نہ رہیں۔

جناب چیئر مین!

اب میں کچھ خارجہ امور پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

آپ اس بات سے واقف ہیں کہ بھارت کئی دہائیوں سے نہتے کشمیریوں کی نسل کشی کر رہا ہے اور انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں اور اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ وزیر اعظم صاحب نے خود کو کشمیر کا ambassador کہا اور بڑے مؤثر انداز میں بھارت کا اصل چہرہ دنیا کے ہر فورم پر بے نقاب کیا۔ پاکستان کی ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ وہ تمام ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے روابط قائم رکھے اور پرائم منسٹر عمران خان صاحب نے منتخب ہوتے ہی بھارت کے وزیر اعظم کو دعوت دی کہ اگر آپ امن کی جانب ایک قدم بڑھائیں گے تو پاکستان دو قدم آگے آئے گا۔ لیکن بد قسمتی سے بھارت نے پاکستان کے ہر مثبت قدم کا منفی جواب دیا۔ آپ جانتے ہیں کہ فروری 2019ء میں بھارت نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اور پاکستان نے منہ توڑ جواب دیا اور بھارت کا طیارہ مار گرایا۔ پاکستان نے بھارتی پائلٹ کو اس پارلیمان کی مشاورت سے جذبہ خیر سگالی کے تحت واپس کر دیا۔

میں بھارت پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کشمیر میں ظلم کا بازار بند کرے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر کے عوام کو ان کا حق خود ارادیت دے۔ میں

کشمیر کے عوام کو بھی یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان اپنے اصولی مؤقف پر قائم ہے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت جاری رکھے گا ۔ میں کشمیر پر پاکستانی مؤقف کی حمایت کرنے پر چین ، ترکی ، ایران اور آذربائیجان سمیت دیگر دوست ممالک کا بھی شکر گزار ہوں۔

بھارت میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی اور RSS کے شدت پسندانہ اور نسلی امتیاز پر مبنی ہندوتوا کے fascist نظریے سے علاقائی سالمیت کو بہت بڑا خطرہ ہے۔ میں اسکی مذمت کرتا ہوں دنیا کو پہچاننا چاہیے کہ بھارت کئی سالوں سے پاکستان میں دہشت گردی کی کاروائیوں میں ملوث ہے اور تخریب کاروں کا سہولت کار ہے۔

بھارت میں جوہری مواد کی چوری اور مارکیٹ میں خرید و فروخت کے واقعات سامنے آئے ہیں ۔ یہ بھارتی غیر ذمہ داری کا ثبوت ہیں ۔ جسکی وجہ سے عالمی امن و سلامتی کو شدید خطرات لاحق ہیں ۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے سنگین واقعات کو عالمی برادری اور میڈیا کی جانب سے سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اسلامی دنیا کو دیگر چیلنجز کے ساتھ ساتھ **اسلاموفوبیا اور اسلام دشمنی** کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں PM عمران خان ایک بہت بڑے چیمپیئن بنے اور انہوں نے عالمی برادری بالخصوص مغربی ممالک کو یہ بات باور کرائی ہے کہ وہ

اسلام دشمنی ، تعصب اور تنگ نظری پر مبنی پالیسیوں کو ترک کر کے بین الاقوامی سطح پر امن اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔

ہمارے برادر ملک افغانستان میں پچھلے دنوں ایک بڑی تبدیلی آئی ہے۔ عمران خان صاحب کا تقریباً20 سال سے یہ مؤقف رہا کہ جنگ کی بجائے مذاکرات کی راہ اپنا کر مسائل کا حل تلاش کیا جائے ۔طویل جنگ اور کھربوں ڈالر خرچ کرنے کے باوجود افغانستان میں امن قائم نہ ہو سکا۔ پاکستان ہمیشہ سے افغانستان میں قیام امن کا خواہشمند ہے اور ہم نے اس کیلئے اہم کردار ادا کیا ہے ۔پاکستان یہ چاہتا ہے کہ افغانستان کی نئی حکومت افغانستان کی عوام کو متحد کرے ، فتحِ مکہ پر حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عام معافی کی پالیسی اپنائے اور خاص طور پر افغانستان کی سرزمین سے کسی پڑوسی ملک کو کوئی خطرہ نہ ہو ۔اس سلسلے میں طالبان رہنماؤں کے بیانات حوصلہ افزا ہیں۔ اب دنیا کو چاہیے کہ وہ اس وقت افغان عوام کو بے یارو مددگار نہ چھوڑے ،ان کی مدد کرے ، ایک انسانی بحران نہ پیدا ہونے دے اور افغانستان کی تعمیر اور بحالی میں اپنا پورا کردار ادا کرے۔ پاکستان اس وقت بھی افغانستان میں medical اور humanitarian aid فراہم کر رہا ہے اور پاکستانی flag carrier افغانستان سے عالمی برادری کے افراد کے انخلا میں پیش پیش رہا اور اس پر پاکستان کو دنیا بھر میں سراہا گیا۔ دنیا کو یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ افغانستان کے بارے میں عمران خان صاحب اور پاکستان کا مشورہ، درست ثابت ہوا ۔اس موقع پر دنیا

کو پاکستان پر بلا جواز تنقید کی بجائے عمران خان کے سیاسی تدبر کو سراہنا چاہیے اور دنیا کے دیگر معاملات پر ان کی شاگردی اور مریدی اختیار کرنی چاہیے۔

مزید برآں ، پاکستان اپنی معاشی ترقی کیلئے جیو اکنامکس اور **regional** **connectivity** کے فروغ پر خصوصی توجہ دے رہا ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان نے **شنگھائی تعاون تنظیم اور اقتصادی تعاون تنظیم** کے ساتھ ساتھ دیگر فورمز پر بھی علاقائی روابط کے فروغ کی کوششیں کی ہیں۔ پاکستان اس امر کا خواہاں ہے کہ پاک چین اقتصادی راہداری سے خطے کی معیشتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا جائے اور علاقائی اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ حاصل ہو۔ افغانستان میں امن ، انشاء اللہ ، سارے پڑوسی ممالک کیلئے بہت خوش آئند ہو گا۔

خواتین وحضرات!

پاکستان اپنے دیرینہ دوست چین کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کا خواہاں ہے۔ چین نے پاکستان کی سماجی و معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ لیکن کچھ ملک دشمن عناصر بالخصوص ہندوستان شروع سے ہی پاک چین اقتصادی راہداری کو سبوتاژ کرنے کے درپے ہیں ۔ میں بھارت پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو گا اور پاک چین دوستی مضبوط

سے مضبوط تر ہوتی چلی جائے گی ۔ میں پاکستانی حکومت اور قوم کی جانب سے ترکی، سعودی عرب ،متحدہ عرب امارات ، ایران اور دیگر دوست ممالک کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مشکل کی ہر گھڑی میں پاکستان کا ساتھ دیا۔

خواتین و حضرات!

اب جناب، میں ماضی ، حال اور مستقبل کو جوڑنا چاہتا ہوں۔ یہاں میں ان پانچ strengths کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن کی بنیاد پر پاکستان کا مستقبل انتہائی روشن دیکھ رہا ہوں۔

1. پاکستان نے بھارت کے **نام نہاد پر امن ایٹمی دھماکوں** کے جواب میں ایک انتہائی مختصر عرصے میں **دفاعی ایٹمی صلاحیت** حاصل کی۔ یہ صلاحیت ذہنی اور فکری استعداد کار کے باعث حاصل ہوئی اور اس میں سرمایے سے زیادہ ذہانت کی ضرورت تھی۔ پاکستان اس امتحان میں سرخرو ہوا اور ایٹمی صلاحیت کا حصول پاکستانی قوم کی ذہنی اور فکری صلاحیتوں کی بھی عکاسی کرتا ہے۔
2. پاکستانی قوم کی **دہشت گردی کے خلاف جنگ** میں جیت بھی ایک **success story** ہے اور پاکستان نے **singularly** اکیلے دہشت گردی کا قلع قمع کیا۔ دو دہائیوں سے جاری دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی قوم نے **150 ارب ڈالر اور 80 ہزار**

سے **زائد جانوں** کا بھاری نقصان برداشت کیا مگر اپنے عزم سے متزلزل نہ ہوئی ۔ یہ پاکستانی قوم کی اولوالعزمی ، بہادری اور عزم کا ثبوت ہے۔ مجھے پاکستان کے سیکورٹی اداروں بشمول افواج پاکستان ، پولیس ، قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں اور بالخصوص پاکستانی قوم پر فخر ہے کہ جن کی قربانیوں سے ہمیں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کامیابی ملی۔

3. پاکستان نے انسانی ہمدردی اور اسلامی بھائی چارے کے تصور کے تحت پچھلی چار دہائیوں سے **35 لاکھ کے قریب افغان پناہ گزینوں** کو بھی پناہ دیے رکھی۔ **اس کے مقابلے میں مغربی ممالک ، جو ہمیں انسانیت اور human rights کا درس دیتے نہیں تھکتے ، اپنے تعصب اور مفاد پرستی کی وجہ سے پناہ گزینوں کو قبول کرنے کو تیار نہیں حالانکہ کچھ مغربی ممالک ان پناہ گزینوں کے خطوں میں مخدوش حالات کے ذمہ دار بھی ہیں۔ سپر پاورز کی عاقبت نااندیش پالیسیوں ، غیر ذمہ دارانہ اقدامات ، مفاد پرستی اور تعصب کی وجہ سے دنیا بھر میں دہشت گردی میں اضافہ ہوا۔** یہ پاکستانی قوم کا ہی طرہ امتیاز ہے کہ آپ نے نہ صرف انسانی ہمدردی کے تحت لاکھوں پناہ گزینوں کی میزبانی کی بلکہ دہشت گردی کو بھی شکست دی۔

4. پاکستانیوں نے سیلاب ، زلزلوں اور دیگر قدرتی آفات میں بھی زندہ قوم ہونے کا ثبوت دیا اور جذبہ ایثار کا مظاہرہ کیا۔ خدمت خلق ، خیرات اور philanthropy کا یہ جذبہ بہت انوکھا ہے اور انسان کی بہت بڑی طاقت ہے۔

5. پاکستانی قوم نے کورونا کے خلاف بھی بڑی کامیابی حاصل کی۔ پاکستانی قوم میں ایک بہت بڑی ارتقائی تبدیلی ہے جس کی وجہ سے پاکستان کا شمار کورونا کے خلاف کامیاب اقدامات کرنے والے ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ہو رہا ہے۔ بہت سے ترقی یافتہ ممالک میں صورتحال ابتر رہی مگر اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعام کی وجہ سے پاکستان میں صورتحال قابو میں رہی۔ میں یہاں پر ان چار عناصر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن کی وجہ سے ہم نے بحیثیت قوم کورونا وبا کے دوران بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل سے بحیثیتِ قوم آزمائش کی اس گھڑی میں سرخرو ہوئے۔

پہلا بڑا عنصر جس کی وجہ سے ہمیں کورونا کے خلاف کامیابی نصیب ہوئی وہ وزیرِ اعظم عمران خان کے دل میں **غریب کیلئے ہمدردی کا احساس** تھا۔ اس احساس کی بدولت ہی وزیرِ اعظم نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بساط بچھائی اور یہ فیصلہ کیا کہ ہم مکمل لاک ڈاؤن نہیں کریں گے۔ بہت سے سیاستدان، میڈیا، ڈاکٹرز اور ایکسپرٹس نے ہم آواز ہو کر کہا کہ اگر مکمل لاک ڈاؤن نہ لگایا گیا اور معیشت کو مکمل طور پر بند نہ کیا گیا تو یہ وبا اتنی پھیل جائے گی کہ لوگ سڑکوں پر پڑے ہوں گے۔ اس کا عملی نمونہ آپ نے ہمسایہ ملک

میں دیکھا جہاں کورونا کی صورتحال بھیانک حد تک بے قابو ہوئی اور آپ نے لوگوں کو آکسیجن کی ٹینکیوں کے ساتھ بازاروں میں پڑے ہوئے دیکھااور ان کا کوئی پُرسان حال نہ تھا۔ مودی حکومت کے غلط فیصلوں کا نقصان بھارتی عوام اور معیشت کو برداشت کرنا پڑا اورلاکھوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ بالکل انوکھا مؤقف اپنانے پر وزیراعظم کو تنقید کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر وزیرِاعظم غریبوں ،ناداروں اور دیہاڑی دار مزدوروں کیلئے "**ہمدردی اور احساس**" کے جذبے سے سرشار اپنے مؤقف پر قائم رہے۔ افراد صرف اعداد و شمار نہیں ہوتے کہ جن کی بنیاد پر فیصلے کیے جائیں بلکہ ہمیں اپنی فیصلہ سازی میں ہمدردی اور انسانیت کے جذبوں کو بھی مدِ نظر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

خواتین وحضرات!

دوسرا عنصر NCOC کا قیام تھا۔ ہم نے ٹوٹل لاک ڈاؤن کی بجائے اسمارٹ لاک ڈاؤن متعارف کرائے اور ایک data driven, scientific اور targeted approach کے تحت مخصوص متاثرہ علاقوں کو بند کیا۔ **اسمارٹ لاک ڈاؤن** کا لفظ جو بعد میں دنیامیں مشہور ہوا، اس کی شروعات پاکستان میں ہوئی اور ہماری انسداد کورونا حکمت

عملی کو دنیا بھر میں سراہا گیا۔ غریب کا یہ احساس صرف **اسمارٹ لاک ڈاؤن تک** محدود نہیں تھا بلکہ پاکستان میں **احساس پروگرام کے تحت غریبوں اور معاشرے کے نادار** طبقات کے معاشی تحفظ کیلئے **12 ہزار روپے** امداد کے طور پر بھی دیے گئے تاکہ کورونا کی عالمی آزمائش کے دوران غریب کا چولہا جلتا رہے۔ **1.5 کروڑ** سے زائد خاندانوں میں تقریباً **179 ارب روپے** کی خطیر رقم تقسیم کی گئی۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے **"احساس ایمرجنسی کیش ٹرانسفر منصوبے"** کو **عالمی بینک** نے دنیا کے چار بڑے سماجی تحفظ کے منصوبوں میں شامل کیا۔ اس کے برعکس ، غلط فیصلوں کا خمیازہ ہمارے پڑوسی ملک کو بھگتنا پڑا ۔

تیسرا عنصر جس کی وجہ سے ہم کورونا جیسے عالمی امتحان میں سرخرو ہوئے وہ ہمارے **میڈیا، علماء اور منبر و محراب** کا مثبت کردار تھا۔ یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ میڈیا نے مسلسل انسدادِ کورونا ایس او پیز اور اس وبا کی شدت اور سنگینی کے بارے میں لوگوں میں آگاہی پیدا کی ۔ میں علماء کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے اس مشکل وقت میں احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ، اسلام کی زریں روایت ، اجتہاد کی بنیاد پر ، لوگوں کو تلقین کی وہ کورونا کے تدارک کیلئے ایس او پیز پر عمل کریں۔ یہ کتنی بڑی تبدیلی ہے کہ ہمارے علماء نے بزرگوں کو گھر پر ہی نماز ادا کرنے اور مساجد میں لوگوں کو فاصلے سے نماز پڑھنے کی تلقین کی ۔ سنت یہی ہے کہ کندھے سے کندھا ملا کر نماز پڑھی جائے گی

اور دنیائے اسلام میں فاصلے کے ساتھ کبھی نماز نہیں پڑھی گئی ، مگر ہم نے ایس او پیز پر عمل کرتے ہوئے نماز قائم کی ۔ ساری دنیا میں مساجد بند ہوئی ، لوگوں نے اعتراض بھی کیا کہ کیا تم ساری دنیا سے زیادہ پکے مسلمان ہو ، مگر ہم نے احتیاطی تدابیر کے ساتھ مساجد کھلی رکھیں اور اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو برقرار رکھا ۔ اللہ سے معافی اور مدد کیلئے دعا کرتے رہے اور رمضان المبارک، محرم اور عیدین کے موقع پر بھی علماء کے تعاون سے ایوانِ صدر سے ضابطہ کار جاری ہوئے اور پاکستانی قوم نے ایک مہذب قوم کا ثبوت دیتے ہوئے اس پر عمل کیا۔

چوتھا اور اہم ترین عنصر ، جس کی وجہ سے پاکستان میں کورونا کی صورتحال قابو میں رہی ، وہ پاکستانی عوام کا مثالی نظم وضبط تھا۔ یہاں میں اس بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سو فیصد افراد نے اس پر عمل کیا ، سو فیصد عمل کبھی ممکن نہیں ہوتا ، مگر عوام کی ایک کثیر تعداد نے اس پر عمل کیا۔ حالانکہ کئی ممالک میں عوام نے پابندیوں اور ماسک پہننے کے خلاف احتجاج بھی کیے ، مگر پاکستانی قوم اپنی قیادت کی **guidance** پر عمل پیرا رہی۔

معزز اراکین پارلیمنٹ!

یہ بات ہمارے لیے باعث اعزاز ہے کہ حکومت کی مؤثر حکمت عملی کی وجہ سے **"زندگی کے معمول پر لوٹنے کی درجہ بندی"** میں پاکستان کو ہانگ کانگ اور نیوزی لینڈ جیسے ترقی یافتہ ممالک کے بعد تیسرے نمبر پر رکھا گیا۔ کورونا وبا کے دوران ہمارے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے اندر ایک عظیم قوم بننے کی صرف صلاحیت ہی نہیں بلکہ ایک عظیم قوم کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ تو، ان چار عناصر، یعنی کہ **"مؤثر حکمت عملی"**، **"احساس پر مبنی پالیسی"**، **"عوام کے نظم وضبط"** اور **"میڈیا اور علماء کے مثبت کردار"**، کی بدولت پاکستان میں کورونا کی صورتحال پر قابو پایا گیا اور ہم زیادہ نقصان سے محفوظ رہے۔

خواتین وحضرات!

جن پانچ عناصر کا میں نے ذکر کیا، **ذہانت uranium enrichment کے حوالے سے، مہاجرین کے معاملے میں انسانی ہمدردی، دہشت گردی کا مقابلہ، زلزلوں اور سیلاب میں جذبہ ایثار اور خیرات اور کورونا کا مقابلہ**، انکی وجہ سے ہم نے کامیابیاں حاصل کیں۔ پاکستان کے روشن مستقبل کیلیئے بھی انہی پانچ عناصر کے ساتھ ساتھ دیانت دار لیڈرشپ بہت ضروری ہے۔ تین مزید امور ایسے ہیں کہ جن پر توجہ دے کر ہم پاکستان کا مستقبل محفوظ بنا سکتے ہیں۔

پاکستان کے بہتر مستقبل کیلئے سب سے پہلے ہمیں فیک نیوز پر قابو پانے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ معاشرے میں انتشار پھیلانے کا باعث بن سکتی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ فیک نیوز پھیلانا اسلامی تعلیمات کے بھی منافی ہے اور اسلام ہمیں کوئی بھی خبر پھیلانے سے پہلے اس کی تصدیق کرنے کا حکم دیتا ہے۔

قرآن کریم میں سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 6 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٦﴾

ترجمہ: "اے ایمان والو، اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی اہم خبر لائے تو اُس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم جذبات سے مغلوب ہو کر کسی قوم پر جا چڑھو، پھر تم کو اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔"

قرآن کریم کی یہ آیت نہ صرف اقوام کیلئے بلکہ ہمارے میڈیا کیلئے بھی مشعلِ راہ ہونی چاہیے کہ ہم بلا تصدیق و تحقیق کسی بھی خبر کو آگے نہ پھیلائیں۔ سوشل میڈیا اور بریکنگ نیوز کے اس دور میں ہمیں اپنے اندر ٹھہراؤ پیدا کرنے کی ضرورت ہے ۔ فیک نیوز اور پراپیگنڈہ نہ صرف معاشرے میں غلط فہمیوں کا باعث بنتے ہیں بلکہ اس سے عالمی امن کو بھی شدید خطرات ہیں ۔ آپ سب اچھی طرح سے واقف ہیں کہ کیسے جھوٹی خبروں

اور غیر تصدیق شدہ رپورٹس کی بنیاد پر مغربی میڈیا نے عراق پر حملے کی راہ ہموار کی۔ مغربی اقوام **weapons of mass destruction** کے حوالے سے فیک نیوز کی بنیاد پر مشرق وسطیٰ پر چڑھ دوڑی اور اس کا نتیجہ وہی نکلا جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ آج پورا مشرق وسطیٰ بالخصوص شام ، عراق اور لیبیا سلگ رہا ہے اور اس کے پیچھے فیک نیوز اور اسلاموفوبیا کا عنصر ہی کار فرما ہے۔ ہمارا دشمن بھارت پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتا ہے ۔ حال ہی میں یورپین یونین کی "**ڈس انفولیب**" نے **بھارتی فیک نیوز نیٹ ورک** کو بے نقاب کیا۔ ان سب اقدامات کا مقصد پاکستانی عوام اور عالمی برادری کو پاکستان کے خلاف بدگمان کرنا تھا۔

مزید بر آں، اس سے ملتی جلتی چیز غیبت ہے۔ قرآن کریم اس سلسلے میں بھی ہماری رہنمائی فرماتا ہے۔ سورۃ الحجرات ہی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ٝ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: "ایمان والو، بہت سے گمانوں سے بچو، اِس لیے کہ بعض گمان صریح گناہ ہوتے ہیں۔ اور (دوسروں کی) ٹوہ میں نہ لگو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تمھارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے؟ سو اِسے تو گوارا نہیں

کرتے ہو، (پھر غیبت کیوں گوارا ہو)! تم اللہ سے ڈرو۔ یقیناً، اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے۔"

قرآن مجید کی یہ آیات ہمیں ہمیشہ مد نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ آیات نہ صرف ہمیں خارجہ پالیسی اور انفارمیشن پالیسی کے حوالے سے اہم ہدایات دیتی ہیں بلکہ اپنے معاشرتی رویوں کو سدھارنے کا بھی درس دیتی ہیں۔ غیبت ایک بہت بڑا گناہ ہے اور گمان کی بنیاد پر دوسروں کے خلاف خبر پھیلانا بھی غیبت ہی کے زمرے میں آتا ہے۔ تو، اگر کوئی شخص اپنے بھائی کا گوشت کھانا پسند نہیں کرتا تو وہ گمان اور اندازوں کی بنیاد پر پھیلائی گئی خبر اور غیبت کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟

تیسرے نمبر پر میں یہ سمجھتا ہوں کہ **قوم کی تعمیر میں تعلیم کے ساتھ تربیت** کی بھی ضرورت ہے اور اس میں چار کلیدی اداروں یعنی کہ **گھر ،اسکول ،میڈیا اور منبر و محراب** کا اہم کردار ہے۔ حال ہی میں میری درخواست پر ، اسلامی نظریاتی کونسل نے پاکستان کے سماجی مسائل سے نمٹنے اور لوگوں میں شعور بیدار کرنے کیلئے خطبات پر مبنی ایک کتابچہ تیار کرنا شروع کیا ہے۔ اس کتابچے کا مقصد مساجد کے پیش اماموں کو ان 100 موضوعات پر مشتمل **ایک تحقیقی مقالہ** فراہم کرنا ہے کہ جن میں سے وہ مختلف سماجی موضوعات پر خطبہ دینے کا انتخاب کر سکتے ہیں ۔ یہ مکمل طور پر اختیاری ہے اور حکومت اس سلسلے میں

احکامات جاری نہیں کرے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح مسجد نبوی سے ایک عالمی سماجی انقلاب کی شروعات ہوئی تھیں ،اس کا سلسلہ پاکستان میں بھی جاری رہے گا۔

خواتین وحضرات!

آخر میں ، میں پوری قوم بالخصوص سیاسی قیادت ، علماء ، میڈیا اور نوجوان نسل سے اپیل کرتا ہوں کہ ہم سب مل کر ملک کو درپیش سماجی ، معاشی اور سیکیورٹی چیلنجز سے نمٹنے کیلئے یک جان ہو کر کام کریں گے ۔

میں نے اپنی تقریر میں پاکستان کی پانچ صلاحیتوں اور strengths کا ذکر کیا جو آپ حاصل کر چکے ہیں

ذہانت جو آپ نے Nuclear deterrence حاصل کر کے دکھائی بہادری ہمدردی کا جذبہ خیرات کا جذبہ اور تین چیزوں کو ذکر کیا جن پر ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے یعنی فیک نیوز ، غیبت اور تربیت ، اور جب یہ strenghts مکمل ہو جائیں گی اور اس میں آپ دیانت دار قیادت کی چاشنی جب ڈالیں گے ، جو موجود ہے ،تو میرا دل ، میرا دماغ میرا جسم ، میرا رواں رواں اور میرا ایمان یہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہم دیکھیں گے **ایک چمکتا ، دمکتا ، ابھرتا ہوا مسکراتا ہوا نیا پاکستان۔**

پاکستان پائندہ باد۔

☆☆☆